چہلِ کلید

نورانی تاویل

علامہ نصیر الدین نصیرؔ ہونزائی

اس خطاطی میں تاویل سے متعلق سورۂ اعراف کی آیت ۵۳ درج ہے۔

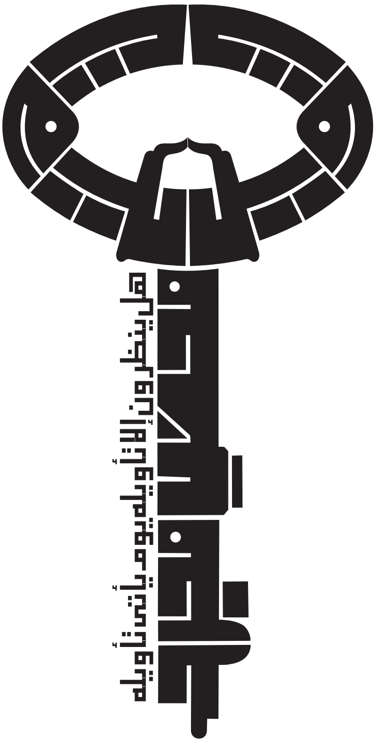

”کیا یہ لوگ اس کی تاویل کے سوا کسی اور چیز کے منتظر ہیں؟ جس روز
اس کی تاویل آئے گی، ....“ (۷:۵۳)

چہل کلیدِ نورانی تاویل

علامہ نصیر الدّین نصیر ہونزائی (ق س)

شائع کردہ

المعہد للحکمۃ الرّوحانیۃ والعلم المنیر

www.monoreality.org
www.ismaililiterature.com
www.ismaililiterature.org

© 2021

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ISW
LS

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science

Knowledge for a united humanity

ISBN 1-903440-80-7

فہرستِ مضامین

گزارشِ احوال .... ج

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۱ .... ۱

" " " قسط ۲ .... ۲

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۳ .... ۳

" " " قسط ۴ .... ۴

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۵ .... ۵

" " " قسط ۶ .... ۶

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۷ .... ۷

" " " قسط ۸ .... ۸

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۹ .... ۹

" " " قسط ۱۰ .... ۱۰

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۱۱ .... ۱۱

" " " قسط ۱۲ .... ۱۲

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۱۳ .... ۱۴

" " " قسط ۱۴ .... ۱۵

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۱۵ .... ۱۶

" " " قسط ۱۶ .... ۱۷

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۱۷ .... ۱۸

" " " قسط ۱۸ .... ۱۹

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۱۹ .... ۲۰

" " " قسط ۲۰ .... ۲۲

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۲۱ .... ۲۴

" " " قسط ۲۲ .... ۲۵

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۲۳ .... ۲۶

" " " قسط ۲۴ .... ۲۷

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۲۵ .... ۲۸

" " " قسط ۲۶ .... ۲۹

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۲۷ .... ۳۰

" " " قسط ۲۸ .... ۳۱

چہلِ کلیدِ نورانی تاویل قسط ۲۹ .... ۳۲

" " " قسط ۳۰ .... ۳۳

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

چہل کلیدِ نورانی تاویل قسط ۳۱ .... ۳۴

" " " قسط ۳۲ ...... ۳۵

چہل کلیدِ نورانی تاویل قسط ۳۳ ..... ۳۶

" " " قسط ۳۴ ..... ۳۷

چہل کلیدِ نورانی تاویل قسط ۳۵ ...... ۳۸

" " " قسط ۳۶ .... ۳۹

چہل کلیدِ نورانی تاویل قسط ۳۷ .... ۴۰

" " " قسط ۳۸ .... ۴۱

چہل کلیدِ نورانی تاویل قسط ۳۹ ...... ۴۲

" " " قسط ۴۰ ...... ۴۳

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

گزارشِ احوال

یہ کتاب "چہل کلیدِ نورانی تاویل" استادِ بزرگوار حضرت علّامہ نصیر الدّین نصیر ہونزائی[ق] کی خاص الخاص کتابوں میں سے ایک ہے۔ یہ کتاب نہ صرف تاویل پر ہے بلکہ نورانی تاویل پر ہے۔ دعوتِ حق کی کتابوں میں "نورانی تاویل" کو "تاویلِ محضِ مجرد" یا "تاویلِ مجردِ محض" بھی کہا جاتا ہے[1]۔ "تاویلِ محضِ مجرد" کے بارے میں استادِ بزرگوار فرماتے ہیں: "وہ خالص اور آزاد تاویل یا وہ باطنی علم جو کسی کو عالمِ شخصی میں دیا جاتا ہے، جس میں روحانیت و عقلانیت کے اصل ظہورات و معجزات کا تذکرہ جامۂ تمثیل اور حجابِ تشبیہہ کے بغیر ہوتا ہے، یہ علم سب سے پہلے حضرتِ آدم علیہ السّلام کو دیا گیا تھا۔"[2]

قرآنِ کریم اور احادیثِ شریف کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تاویل کے حجابات نہ فقط تنزیل کی جسمانی تمثیلات و تشبیہات ہیں بلکہ خود تاویل کے بھی ہیں۔ اس لئے کہ قرآن کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے اور ہر باطن کے اندر کئی بواطن ہیں[3]۔ نیز تنزیل کا تعلق رسول اللہ یا ناطق کے زمانے سے ہے لیکن تاویل کا تعلق ان کے پورے دَور سے ہے، جو کم و بیش ایک ہزار سال کا ہوتا ہے۔ اس پورے دَور میں زمان و مکان کے تقاضوں کی وجہ سے معنوی اور صوری دونوں اعتبارات سے تبدیلیوں کا ایک سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہ حقیقت قرآنِ کریم کی ان آیات (۷: ۵۲-۵۳) سے واضح ہے۔ خاص کر جہاں خدا فرماتا ہے: "يَوۡمَ يَأۡتِي

تَأۡوِیۡلُهٗ" یعنی جس دن اس (یعنی قرآن) کی تاویل آتی ہے یا آئے گی۔ لفظ "یَأۡتِیۡ" مضارع کا صیغہ ہے جس کے معانی کا اطلاق حال اور مستقبل دونوں پر ہوتا ہے، یعنی یہ کام پورے دَور تک جاری رہتا ہے۔ چنانچہ حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ الحسینیؑ فرماتے ہیں:

> "... while the words of the Koran remain the same, every generation, every century, every period, must have a new and different interpretation to that of the past, otherwise Islam will die ...."

یعنی جہاں قرآن کے الفاظ وہی رہتے ہیں، ہر نسل، ہر صدی، ہر وقت کیلئے ایک نئی اور ماضی کی تاویل سے الگ ایک [تاویل] کی لازمی ضرورت ہے، نہیں تو اسلام باقی نہیں رہے گا۔[۴]

نیز یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ جس برگزیدہ ہستی کو خدائے تعالیٰ تاویل کیلئے مقرر فرماتا ہے، اس کیلئے تاویل کرنے کیلئے کوئی قاعدہ اور قانون مقرر نہیں ہوتا بلکہ وہ انسان کے دینی اور دنیوی امور کا مختارِ کُل اور روحانی اور جسمانی جملہ بیماریوں کا حکیمِ مطلق ہے[۵]، اس لئے ہر فرد اور ہر جماعت کیلئے الگ الگ تاویلیں بھی دے سکتا ہے۔ مثلاً کچھ بیماریوں کیلئے زہر کا عنصر شفا کا باعث ہوتا ہے، لیکن دوسری بیماریوں کیلئے جان لیوا۔ اسی سلسلے میں امامِ عالی مقام فرماتے ہیں کہ جب آپ کے سر میں درد ہوتا ہے تو ڈاکٹر آپ کو سر کی دوا دیتا ہے تو اس سے آپ کو فائدہ ہوتا ہے۔ چھ مہینے کے بعد پاؤں درد کرنے لگے تو یہ سر کی دوا لگائیں تو اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ اس وقت آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں، وہ پاؤں کی دوا دے گا، اس سے پاؤں کو فائدہ ہوگا (مفہوم)[۶]۔ وقت اور حالت کے مطابق تاویل کے بدلنے کے بارے میں امامِ عالی مقام مزید فرماتے ہیں: "ہم نے اپنی امامت کے ستر

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

برسوں میں ستر مرتبہ تبدیلیاں کی ہیں، یعنی ابتدائی فرامین اور موجودہ فرامین میں بہت تفاوت دیکھو گے"۔[ے]

الغرض تاویل کا یہ عمل دورِ قیامت کے آغاز پر اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے اور کسی جسمانی تمثیل و تشبیہہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اس صورت میں تاویل کو "تاویلِ محضِ مجرد" یا "تاویلِ مجردِ محض" کہا جاتا ہے۔ استادِ بزرگوار اس حقیقت کو آسان لفظوں میں سمجھانے کیلئے "نورانی تاویل" یا "کشفی تاویل" کی اصطلاحات بھی استعمال کرتے ہیں۔

قرآنِ کریم سے یہ واضح ہے کہ اس (یعنی قرآن) کی تاویل جاننے والا خود خدائے تعالیٰ ہے اور راسخون فی العلم (۳: ۷) اور راسخون فی العلم سے مراد خود آنحضرتؐ کے ارشاد کے مطابق آپؐ خود اور مولانا علی علیہ السّلام اور پھر آلِ نبیؐ اور اولادِ علیؑ ہیں یعنی آپؐ اور حضرتِ فاطمہ علیہا السّلام کی اولاد سے منصوص ائمۂ طاہرین علیہم السّلام۔ چنانچہ فرماتے ہیں: "اَنَا صَاحِبُ التَّنْزِیْلِ وَعَلِیٌّ صَاحِبُ التَّأْوِیْلِ"۔[۸]
یعنی میں صاحبِ تنزیل ہوں اور علی صاحبِ تاویل ہیں۔ اور پھر آلِ نبیؐ و اولادِ علیؑ کی قرآن کی تاویل اور امّت کی ہدایت سے دائمی وابستگی کے بارے میں حدیثِ ثقلین میں فرماتے ہیں: "اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ: کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ، مَااِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ"۔[۹] یعنی میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں، خدا کی کتاب اور میری عترت، چھوڑ دیتا ہوں، جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑو گے، میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو جاؤ گے۔ اس کی مزید وضاحت حضرت امام باقرؑ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے جو آپ سے "اَلرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ" (۳: ۷) کے بارے میں پوچھنے پر فرمایا تھا: "رَسُوْلُ اللّٰہِ اَفْضَلُ الرَّاسِخِیْنَ فِی الْعِلْمِ، قَدْ عَلَّمَہُ اللّٰہُ جَمِیْعَ مَا اَنْزَلَ عَلَیْہِ مِنَ التَّنْزِیْلِ وَالتَّأْوِیْلِ وَمَا کَانَ یُنَزِّلُ عَلَیْہِ شَیْءً اِلَّا یَعْلَمُ تَأْوِیْلَہٗ۔ ثُمَّ

الْاَوْصِیَاءُ مِنْ بَعْدِہٖ الرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَعْلَمُوْنَ تَأْوِیْلَہٗ کُلَّہٗ"۔[۲۱] یعنی رسول اللہ راسخون فی العلم میں افضل تھے اور یقیناً خدا نے انہیں وہ سب کچھ سکھایا تھا جو تنزیل و تاویل میں سے ان پر نازل کیا کرتا تھا، اور ان پر کوئی چیز نازل نہیں ہوتی تھی سوائے اس کے کہ آپ اس کی تاویل جانتے تھے۔ پھر ان کے بعد اوصیاء راسخون فی العلم ہیں جو اس (یعنی قرآن) کی تاویل کو پوری طرح جانتے ہیں۔ الغرض ہر چند کہ آنحضرت تاویل کے جاننے میں سب سے افضل تھے، لیکن عملی طور پر یہ کام اپنے وقت میں مولانا علیؑ کرتے تھے اور پھر ہر زمانے میں اس کا مالک آلِ نبیؐ اور اولادِ علیؑ سے منصوص امام علیہ التّحیۃ والسّلام۔

اس کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم سے یہ بھی واضح ہے کہ حضرتِ آدمؑ کے زمانے سے تا ایندم انبیاء وائمہ علیہم السّلام کا اصل کام نفوسِ خلائق کو سکھانا اور اپنا جیسا بنانا ہے، جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کا قول قرآنِ کریم میں حکایتاً آیا ہے: "فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ" (۱۴: ۳۶)، پس جو شخص میری پیروی کرتا ہے، یقیناً وہ مجھ سے ہے۔ اس لئے ہر چند تاویل کا علم اصل میں امامِ زمان علیہ السّلام کے پاس ہے، لیکن امامِ زمان کی مکمل شناخت اور اطاعت کے نتیجے میں امام کا نور مریدوں میں بھی طلوع ہوتا ہے اور ان کو بھی تاویل کرنے کی اجازت مل جاتی ہے اور وہ بھی جسمانی دنیا میں ہونے کے باوجود عالمِ امر کو چشمِ باطن سے دیکھ سکتے ہیں، جیسا کہ سیدنا ناصر خسروؒ کے ان مشہور اشعار میں اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے:

برجانِ من چو نورِ امامِ زمان بتافت   لیل السرار بودم و شمس الضحٰی شدم
نامِ بزرگ امامِ زمان است ازین قبل   من از زمین چو زہرہ بدو برسما شدم[۲۲]

"میری جان پر جب امامِ زمان کا نور طلوع ہوا تو ہر چند کہ میں قبلاً اماوس تھا، خورشیدِ رخشان ہو گیا۔

اسمِ اعظم امامِ زمان ہے، اسی لئے اس [مقدس] اسم کی برکت سے میں زہرہ کی طرح آسمان پر جا پہنچا۔"

چنانچہ سیدنا ناصر خسروؒ نے اسی نور کی روشنی میں اپنے زمانے کے امام کی اجازت سے تاویل پر وجہِ دین جیسی کتاب لکھی۔ سیدنا ناصر خسروؒ کی طرح دوسرے بہت سے بزرگانِ دین میں بھی یہ نور طلوع ہوتا رہا ہے اور ان کو بھی تاویل کرنے کی اجازت ملتی رہی ہے۔ چنانچہ دعوتِ حق کی تاریخ میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں، مثلاً سیدنا جعفر بن منصور الیمنؒ کی تاویل الزّکوٰۃ، سیدنا قاضی نعمانؒ کی تاویل الدّعائم، سیدنا المؤیدؒ کی المجالس، سیدنا پیر صدر الدّینؒ، سیدنا پیر حسن کبیر الدّینؒ کے گنان، وغیرہ۔

ہمارے اپنے عظیم دَورِ قیامت میں اس نورانی روایت کی ایک نہایت درخشان مثال استادِ بزرگوار ہیں۔ آپ کو بھی یقیناً اپنے زمانے کے امامِ برحق کی طرف سے تاویل کرنے کی اجازت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ آپ نے کمالِ شکرگزاری کے ساتھ اپنی پُربہا زندگی کو اس مقدس فرض کیلئے وقف کیا تھا۔ آپ نے ایک سو سے اوپر نورانی تاویل پر کتابیں لکھی ہیں اور موجودہ کتاب ان میں سے ایک ہے جو اس بابرکت اجازت کا ایک عملی ثبوت بھی ہے، اسلئے کہ ایسی کتاب کسی مؤیَّد ہستی کے بغیر اور کوئی نہیں لکھ سکتا ہے۔ اس کتاب میں بہت کم الفاظ میں بہت سے حقائقِ عالیہ بیان کئے گئے ہیں، جن کو سمجھنے کیلئے آپ کی شروع کی کتابوں کو پڑھنے کی ضرورت ہے، جو نہایت وضاحت اور تفصیل سے لکھی گئی ہیں۔

فقیرِ حقیر

مرکزِ علم و حکمت، لندن

۵ ر اگست ۲۰۲۱ء

حواشی

۱ سیدنا ناصر خسروؒ، وجہ دین، تصحیح غلام رضا اعوانی (تہران، ۱۹۷۷ء)، ص ۳۰۶؛ نیز دیکھئے :- سیدنا ہبۃ اللہ المؤید فی الدّین شیرازیؒ، المجالس المؤیدیہ، تحقیق، حاتم حمید الدّین (آکسفورڈ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء)، II، ۶۱۲؛ ایضاً، (۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء)، III، ۸-۹

۲ علّامہ نصیر الدّین نصیرؔ ہونزائیؒ، لعل و گوہر (کراچی، ۱۹۹۲ء)، ص ۱۱۱

۳ ____، ہزار حکمت (کراچی، ۲۰۰۵ء)، صص ۱۱۴، ۳۹۶

۴ مولانا امام سلطان محمد شاہ الحسینیؑ، Mubarak Talika and Messages (ممباسہ، ۱۹۵۵ء)، ص ۳۲

۵ سیدنا ناصر خسروؒ، جامع الحکمتین، تصحیح ہنری کُربین و محمد معین (تہران، پیرس، ۱۹۵۳ء)، صص ۱۴ - ۱۵

۶ مولانا امام سلطان محمد شاہ الحسینیؑ، کلامِ امامِ مبین (گجراتی) (بمبئی، ۱۹۵۰ء)، حصّۂ اوّل، ۱۲۵-۱۲۶

۷ ایضاً، (بمبئی، ۱۹۵۱ء)، حصّۂ دوم، ۴۹۱

۸ المجالس المؤیدیہ، II، ۳۹۵

۹ ایضاً، ۲۱۸، ۵۵۷

۱۰ سیدنا قاضی نعمانؒ، دعائم الاسلام، تحقیق آصف بن علی اصغر فیضی (قاہرہ، ۱۹۶۳ء)، حصّۂ اوّل، ۲۲-۲۳

۱۱ سیدنا ناصر خسرو، دیوان، تحقیق سید نصر اللہ تقوی (تہران، ۱۳۶۷ شمسی، ۱۹۸۸ء)، ص ۲۷۳

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آپ قرآنی حکمت کی روشنی میں معلومات حاصل کر کے یہ بتائیں کہ آیا خداوندِ تعالیٰ کی سُنّت (عادت) ہمیشہ ایک ہی ہے یا اُس میں تبدیلی ہوتی ہے؟

جواب: رَبِّ تعالیٰ کی پاک و پُرحکمت سُنّت میں کوئی تبدیلی نہیں، (یقیناً خدا اَلوَاحِدُ القھَّار کی سُنّت میں کوئی تبدیلی نہیں) پس خدا اپنی "سُنّتِ لا تبدیل" کے مطابق ہر دَور کیلئے ایک آدم و حوّا کو پیدا کرتا ہے اور اگر وہ چاہے تو ہر عالمِ شخصی کو ایک کائناتی بہشت کی ترقی دے کر اُس میں آدم و حوّا کو مقرّر کر سکتا ہے، یہ اس کی حکیمانہ اور کریمانہ عادت کے عین مطابق ہے۔

یہ امر قانونِ فطرتِ الٰہیّہ اور دینِ قیِّم (۳۰ : ۳۰) کے خلاف ہرگز نہیں، پس بہشت میں آدم و حوّا علیہما السّلام کا صورتِ رحمان = صُورتِ قائم پر پیدا ہو جانا اور ان دونوں کی کم سے کم تجلّیات ہزار ہزار ہونا حق اور حقیقت ہے۔

اوسٹن۔ یوم الاِثنین، ۲۰ ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط ۲:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ یَاذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ! ان چار اسمائے عظام کی تفسیر کیلئے قرآنی حکمت اور تجربۂ قیامت ضروری ہے، کیونکہ ان پاک وپُرحکمت اسماءِ حُسنیٰ میں قرآن اور قیامت کی نورانیت پنہان ہے، جس کی گواہی آیۂ کرسی اور سُورَۂ رحمان (۵۵: ۲۶-۲۷) میں ہے، اس میں بڑے عجیب وغریب حکمتی اشارے پوشیدہ ہیں، یعنی پانی پر ظہورِ عرش اور ظہورِ سفینہ کا معجزہ، پھر تمام اہلِ جہان کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کرلینا (۳۶: ۴۱) یہ بھری ہوئی کشتی آسمان بھی ہے اور عرش بھی ہے، حظیرۂ قدس کی بہشت بھی ہے اور یہ وہ سمندری جہاز بھی ہے، جس میں رَبِّ ذُوالجلال والاِکرام کے یعنی حضرتِ قائمؑ کے چہرۂ پاک کے سوا سب کو فنا ہو جانا ہے (۵۵: ۲۶-۲۷) یعنی یہاں صرف صورتِ قائم ہی میں کوئی شخص فنا ہو جانے سے بچ سکتا ہے۔

اوسٹن۔ یوم الثلاثہ، ۲۱ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط ۳:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُورۂ اَنعام (۱۲۲:۶) میں جو خداوندِ قیامت کا تاویلی معجزہ ہے، اس کو ظاہر کرنا بیحد ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ میں عظیم معجزۂ قیامت سے قبل یہ خیال کرتا تھا کہ میں زندہ ہوں، حالانکہ میں بحقیقت زندہ نہیں تھا، بلکہ مردہ تھا، کیونکہ مجھ میں وہ حقیقی روح نہیں تھی، جو زندہ اسمِ اعظم (اَلْحَیّ) سے مل سکتی ہے، مجھے لفظی اسمِ اعظم اور نورانی اسمِ اعظم کے سنگم پر روحانی قیامت کے معجزۂ اعظم سے حقیقی روح عطا ہوئی اور میرا وہ نور جس کے ذریعے سے مجھے لوگوں میں چلنا ہے، وہ نورِ حضرتِ قائمؑ ہی کا پاک نور ہے، الحمدُ للّٰہِ علیٰ مَنِّہٖ وَاحسانِہٖ۔

اوسٹن۔ یوم الثلاثہ، ۲۱ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اے نفوسِ پاکانِ خانۂ حکمت! آپ آیۂ کرسی میں پڑھتے ہیں کہ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡم کی کرسی یعنی نفسِ کُلّی آسمانوں اور زمین پر اس طرح محیط ہے کہ گویا نفسِ کُلّی کے بحرِ محیط میں عالمِ اکبر مُستغرق ہے، بالکل اِسی طرح نفسِ کُلّی عقلِ کُلّی کے نورانی سمندر میں ڈوبا ہوا ہے، پس قرآن اور مضامینِ قرآن بھی اسی مثال کے مطابق ہیں، اعنی قرآنِ حکیم کا سب سے عظیم اور سب سے وسیع مضمون عرش کا مضمون ہے، جو عقلِ کُلّی اور قلمِ اعلیٰ، فرشتۂ اعظم اور نورِ مطلق ہے، چنانچہ پانی پر ظہور و نزولِ عرش کا معجزۂ غالب خانۂ حکمت پر خداوندِ قیامت کے عظیم احسانات کا بہت بڑا مرکز ہے، اگر آپ حاملانِ عرش میں سے ہو جانا چاہتے ہیں تو مثلِ ابرِ نَوبہار یا مثلِ طفلِ شیر خوار اپنے نہایت مہربان مولا کے پاک حضور میں اشکِ خونین بہایا کریں! آمین! الٰہی آمین!! الٰہی آمین!!

اوسٹن۔ یوم الثلاثہ، ۲۱ ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بحوالۂ لُغات الحدیث، جلدِ سُوم، کتاب ع، صفحہ ۶۶-۶۷ :

جَعَلَ الۡعَرۡشَ اَرۡبَاعًا = خداوند تعالیٰ نے عرش چار طرح کے اَنوار سے بنایا : نورِ سبز، نورِ زرد، نورِ سُرخ، اور نورِ سفید، اُسی (عرش) سے یہ چاروں رنگ دنیا میں ہیں۔ یہ حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السّلام کا قول ہے۔ حَمَلَۃُ الۡعَرۡشِ ثَمَانِیَۃٌ = عرش اُٹھانے والے آٹھ ہیں (قولِ امامِ مَوصوفؑ) : چار تو ہم میں سے ہیں اور چار جن میں سے خدا چاہے۔

دوسری روایت میں اُن کی تفسیر ہے، پہلے چار : حضرتِ علیؑ، اور حضرتِ فاطمہؑ، اور حَسنین علیہما السلام ہیں، اور دوسرے چار : سلمان، اور مقداد، اور ابوذر، اور عمّار۔

اے نفوسِ پاکانِ خانۂ حِکمت ! آپ سب مل کر سخت سے سخت گریہ و زاری کریں، آپ کا خداوند مُسبِّبُ الاسباب ہے، آپ کو مل کر سخت گریہ و زاری کا تاکیدی فرمان ہے۔

اوسٹن۔ یوم الثلاثہ، ۲۱ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط ۶:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ انبیاء (۲۱: ۷۸) میں ایک بڑی عجیب و غریب نورانی تاویل کا انکشاف ہوا ہے، یاد رہے کہ روحانی قیامت جامعُ الامثال ہے، یعنی اس میں تمام انبیائے قرآن کی مثالیں جمع ہیں، ان مثالوں کو الگ الگ سمجھنے کیلئے قرآن اور قیامت دونوں کی معرفتِ کاملہ ضروری ہے۔

سب سے اہم چیز حضرتِ اسمِ اعظم کی نورانی تائید ہے، جس طرح عملی عبادت بار بار کی جاتی ہے، اسی طرح علمی عبادت بھی بار بار ہونی چاہیئے، مجھے افسوس ہے کہ اسمِ اعظم کے قلبی ذکر کے ساتھ مقالہ نویسی کا کام بہت پہلے سے کیوں نہیں کیا؟ اس طریقِ کار سے نورانی مدد ملنے کا امکان ہے۔ طرح طرح سے مولائے پاک کو یاد کریں۔

نور کے پانی میں نہا کر پاک دیدار کیلئے تیار ہو جائیں، یعنی خوب گریہ و زاری کریں اس سے ہر قائم شناس کی روح پاک ہو جاتی ہے۔

اوسٹن۔ یوم الثلاثہ، ۲۱ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شاہنشاہ = ملیک کا اِرادہ ہمیشہ غالب ہوتا ہے، فَعَّالٌ لِمَا یُرِیۡدُ (سورۂ ہود ۱۱: ۱۰۷ اور سورۂ بروج ۸۵: ۱۶) = وہ جو چاہے کرنے والا ہے۔

اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡم کے باطنی اور نورانی پروگرام کے تحت ایک غریب شخص چین گیا اور اُسی رَبّانی پروگرام کے مطابق روحانی قیامت برپا ہوئی، جو نفوسِ پاکان خانۂ حکمت سے وابستہ ہونے والے تھے، وہ سب کے سب رُوحاً وہاں حاضر کئے گئے تھے، میں کسی کو شکل سے نہیں جانتا تھا، لیکن ذرّاتِ لطیف میں اور اجسامِ لطیف میں نفوسِ پاکان آیا کرتے تھے۔

پس خانۂ حکمت مولائے پاک کا باطنی اِدارہ ہے، جسے مولا نے خود ہی بنایا ہے اور اس کے معجزات سے ظاہر ہے کہ یہ مقدس اِدارہ صاحبِ دَورِ قیامت کے معجزات سے بنا ہے، آپ گریہ وزاری کریں کہ یہ ادارہ قیامت کے عظیم معجزات میں سے ہے، خدا نہ کرے کہ ہم سے ناشکری ہو جائے، توبہ کریں، ذکر و مناجات کریں۔

میں بہت غریب ہوں، میں نے کوئی کام نہیں کیا، ہر نیک کام مولا اور اس کے لشکر نے کیا ہے۔

اوسٹن۔ یوم الاربعاء، ۲۲، فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط ۸:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُورۂ تحریم (۶۶: ۸) : اس مبارک ارشاد میں بہت سی حکیمانہ ہدایات ہیں، اس میں توبۂ نَصُوح کا حکم ہے، جس سے سخت گریہ وزاری مراد ہے، گریہ وزاری پیغمبرانہ عبادت ہے، یہ اولیائی عبادت ہے، یہ عارفانہ عبادت ہے، اور یہ عاشقانہ عبادت ہے، یہ خوفِ خدا ہے، یہ تقویٰ ہے، یہ مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات ہے، مجھ میں اب تک بہت سی خامیاں ہیں، اگر میں مولا کے علم کو اپنی ناچیز ذات سے منسوب کرتا ہوں، تو یہ صریحاً خطا ہے، اگر میں نے کسی کی دل آزاری کی ہے، تو اس کی توبہ ضروری ہے، علم کا حقیقی مالک مولا ہے، لہٰذا ہمیں علم کا دعویٰ کرنا خطا ہے، کتابِ وجہِ دین، کلام ۱۶ کو غور سے پڑھنا ہے۔

اوسٹن۔ یوم الاربعاء، ۲۲ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خداوندِ بزرگ و برتر اَلْحَیُّ الْقَیُّوم تبارک وتعالیٰ نے سُورَۂ رحمان میں جس طرح جنّ وانس کی مشترکہ نعمتوں پر خطاب فرمایا ہے، اس سے اہلِ دانش کو یہ یقین آتا ہے کہ دراصل جنّ وانس ایک ہی بڑی قوم ہے، کیونکہ سُورَۂ رحمان میں حضرتِ رَبِّ کریم کی تمام نعمتوں کا ذکرِ جمیل آیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ جنّ وانس کی مشترکہ نعمتیں ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ زمانۂ یارقند میں جب آتشِ سرد کا بہت بڑا معجزہ ہوا تھا، وہ الحمدُللہ جسمِ لطیف کا مادّہ تھا، جس سے خداوندِ قیامت جنّات = اجسامِ لطیف، حُوروپری وغیرہ بناتا ہے (۵۵: ۱۴-۱۵)۔

اوسٹن۔ یوم الاربعاء، ۲۲ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۱۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُورَۃ انبیاء (۲۱:۶۹) : قُلۡنا ینارُ کُونِیۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰھِیۡمَ ۔ ترجمہ : ہم نے کہا : اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیم پر۔

نورانی تاویل : صاحبِ کاف و نون نے آتشِ نمرود کو اپنے خلیل کیلئے آتشِ سرد اور اجسامِ لطیف کا مواد بنایا کہ جس سے حضرتِ ابراہیمؑ کی ابدی سلامتی کی بہشت بنائی گئی ، زمانۂ یارقند میں آتشِ سرد کا جو عظیم معجزہ ہؤا تھا اُس میں بھی یہی نورانی تاویل تھی۔

رَبِّ کریم کی یہی سُنّت ہے کہ اپنے دوستوں کی دشمنی کو پہلے مرحلے میں آگ کی صورت دیتا ہے، پھر اُس کو آتشِ سرد بناتا ہے، پھر اُس سے بہشت کی سلامتی یعنی اجسامِ لطیف بناتا ہے، اَلحمدُ لِلّٰہ علٰی مَنِّہٖ وَاِحسانہٖ ۔

اوسٹن ۔ یوم الاربعاء ، ۲۲ ؍ فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۱۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُورۂ قَصَص (۲۸:۳۸) : اِس آیت میں جو لفظِ "طِین" ہے، اس کی تاویل "مومن" ہے۔

پاک جماعت خانہ کے صحن میں اس بندۂ خاکسار کے سر پر آتشِ سرد کا ایک اونچا ٹاور کھڑا کیا گیا تھا، جس پر میرے فرشتہ نے فرمایا: "ہاں سر کو ہلا کر اس ٹاور کو پرے گراؤ"۔ یہ قصّہ میں نے کہیں لکھا ہوگا۔

بہر کیف آتشِ سرد کی ایک ہی تاویل ہے، دینِ حق کی خدمت اور مولا کے پاک عشق میں مومن بے شمار مخالفتوں سے دوچار ہو جاتا ہے، قانونِ آزمائش کے مطابق یہ ساری دُشمنی آگ بن کر مومن کے سامنے آتی ہے، پس مہربان مولا اس کو نہ صرف آتشِ سرد بناتا ہے، بلکہ اس کو اجسامِ لطیف کی صورت دے کر مومن کے لئے بہشت کی سلامتی بناتا ہے۔

اوسٹن ۔ یوم الاربعاء، ۲۲ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط ۱۲:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب جماعت خانہ، امامِ آلِ محمدؑ کے تاویلی معجزات ۲، ص ۱۰۸-۱۰۹:

یارقند قرانگغو توغراق جماعت خانہ کے صحن میں جس شام آتشِ سرد = ٹھنڈی آگ کا تاویلی معجزہ ہوا تھا، وہ کئی عظیم معجزات کا جامع تھا، میں صحن میں کھڑا تھا کہ پانی کے بہاؤ کی طرح کوئی چیز میری طرف آنے لگی، قریب آنے پر معلوم ہوا کہ یہ ایک عجیب قسم کی آگ تھی، بعد میں پتا چلا کہ یہ وہ آگ تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام کے زمانے میں ٹھنڈی اور باعثِ سلامتی بنایا تھا (۲۱: ۶۹)۔

پس یہ آگ میرے جسم سے لپٹی ہوئی سر سے بہت بلند ہوگئی، ایسا لگا کہ یہ آسمان کو چھو رہی ہے، میرے ساتھ کچھ روحانی ساتھی تھے، اُن میں سے ایک نے کہا کہ تم اپنے سر کو جھٹکا دے کر اس کو پرے گرا دو، تو میں نے ایسا ہی کیا اور وہ آتشِ سرد کا ٹاور گر کر چُور چُور ہوگیا، مگر فوراً ہی تمام ٹکڑے آپس میں مل گئے اور پھر وہی ٹاور سر سے بلند ہوگیا، مجھے روحانی ساتھی نے سر کو ہلا کر اس ٹاور کو گرانے کا حکم دیا اور میں نے اُس کو گرا دیا۔

اب تیسری دفعہ یہ ٹاور پھر میرے سر سے بلند ہو کر آسمان کو چھونے لگا، اب کی میری کوشش سے اس ٹاور کو کچھ نہیں ہو رہا تھا، وہ اپنی جگہ قائم تھا، اب

مجھے بہت پریشانی ہونے لگی، میں نے طرح طرح کی دعائیں شروع کیں، پھر یہ ٹاور فوّارہ جیسا ہؤا اور اس سے جو قطرات گِرتے تھے، وہ چھوٹے چھوٹے جاندار بن جاتے تھے، لہٰذا بعد میں مجھے یہ یقین آیا کہ جنّات آتشِ سرد سے پیدا کئے گئے ہیں، اور وہ گُرتے بھی جو گرمی سے بچانے کیلئے ہیں (۱۶: ۸۱)، میرے کانوں میں چھوٹے چھوٹے جانور داخل ہوتے تھے، لہٰذا بیقراری کا عالم تھا۔

تحریر کی تاریخ : ہفتہ، ۲۸ / اپریل ۲۰۰۱ء

جب برق سوار آیا تب باب کُھلا از خود
میں مر کے ہؤا زندہ جب شاہِ شہان آیا

اوسٹن۔ یوم الاربعاء، ۲۲ / فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۱۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُورۂ رحمان (۵۵:۱۴-۱۵) : خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ کَالۡفَخَّارِ وَخَلَقَ الۡجَآنَّ مِنۡ مَّارِجٍ مِّنۡ نَّارٍ۔

نورانی تاویل : خداوندِ اَلۡوَاحِدُ الۡقَھَّار نے اپنی قدرتِ کاملہ سے مومنِ قائم شناس کی مشکلات کی آگ کو آتشِ سرد بنا کر اُس سے بہشت کے اجسامِ لطیف کو پیدا کیا، یہ ہوا انس و جنّ کا ایک ہی عالمِ شخصی سے پیدا ہو جانا اور شروع شروع میں ان کا ایک شخص ہونا، جس طرح ریشم کا کیڑا اور پروانہ دو بھی ہیں اور ایک بھی ہیں، کیونکہ یہ ایک ہی سرکل کے دو ہاف سرکل ہیں۔

اوسٹن۔ یوم الاربعاء، ۲۲ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۱۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُورۂ انبیاء (۲۱ : ۶۹) : قُلۡنَا یٰنَارُ كُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ ۔

ترجمہ : ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیم پر۔

یہ صرف ترجمۂ ظاہر ہے، اب میں اس کی نورانی تاویل بیان کروں گا : اگر خدا چاہتا تو فرماتا کہ اے آگ بُجھ جا، تو فوراً ہی آگ بُجھ جاتی اور ابراہیم خلیلِ خدا صرف جسمانی طور پر سلامت رہتا اور خدا کے دوست کیلئے یہ کام کوئی بہت بڑا انعام نہ ہوتا، پس خداوندِ مہربان نے آتش کو آتشِ سرد اور پھر اپنا نورِ پاک بنایا، کیونکہ سَلَام خدا کا ایک اسمِ اعظم ہے۔

سُورۂ حشر (۵۹ : ۲۲-۲۴) : اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ = یقیناً خدا نورِ سلامتی ہے، یعنی ذاتِ خدا وہ نورِ پاک ہے، جس میں ابدی بہشت کی سلامتی ہے، یہاں جتنے اسمائے خاص ہیں وہ سب ایک سلسلۂ نور ہیں، پس "سَلَام" ایک پُرنور اسمِ اعظم ہے۔

اوسٹن ۔ یوم الخمیس، ۲۳ ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۱۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُورَۃ ذاریات (۵۱ : ۴۷) : وَالسَّمَآءَ بَنَیۡنٰھَا بِاَیۡدٍ وَّاِنَّا لَمُوۡسِعُوۡنَ۔

ترجمۂ اوّل : آسمان کو ہم نے زورِ قیامت سے بنایا۔

ترجمۂ دوم : آسمان (حظیرۂ قدس) کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اور ہم اس کو کائناتی وُسعت دینے والے ہیں، یعنی ستّر ہزار نفوسِ پاکان کو ستّر ہزار کائناتی بہشت کا درجہ دینے والے ہیں۔

یہاں آسمان سے حظیرۂ قدس مراد ہے، جو عالمِ شخصی کا آسمان ہے۔

اوسٹن۔ یوم الخمیس، ۲۳ فروری ۲۰۰۶ء

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط ۱۶ :

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آیۂ تطہیر (۳۳: ۳۳) اہلِ بیتِ اطہار علیہم السّلام کی شان میں ہے۔

سوال : پنجتنِ پاک کو ایک ہی چادر میں لپیٹنے میں کیا حکمت پوشیدہ تھی ؟

جواب : رسولِ پاکؐ نے اس عمل سے یہ تاویلی اشارہ کیا کہ یہی حضرات اہلِ بیت ہیں اور ان پانچوں کا نورِ پاک حظیرۂ قدس میں ایک ہی نور ہے، یعنی ان کا نورانی گھر حظیرۂ قدس ہے اور اسی نورانی گھر کی مناسبت سے پنجتنِ پاک کا ٹائٹل اہلِ بیت ہے۔

اوسٹن۔ یوم الخمیس ، ۲۳؍ فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۱۷

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُورۂ احزاب (۳۳:۴۰) : مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا۔

ترجمہ : (لوگو) محمّد تمہارے مردوں میں سے (حقیقتاً) کسی کے باپ نہیں ہیں، بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور خدا تو ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

اس میں ایک خاص نورانی تاویل یہ ہے کہ جس طرح آیۂ تطہیر کے مطابق خواتین میں سے صرف فاطمہ علیہا السّلام ہی کا نور حظیرۂ قدس میں تھا، اسی طرح رسولؐ کے ساتھ اور آپؐ کے بعد بھی حضرتِ فاطمہؑ کا پاک نور حظیرۂ قدس ہی میں تھا۔

اوسٹن۔ یوم الخمیس، ۲۳ رفروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط ۱۸:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُورَۃ ذاریات (۵۱:۵۶) : وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔

نورانی تاویل : خداوندِ تعالیٰ نے جنّ وانس کو اپنی عبادت اور معرفت ہی کی غرض سے پیدا کیا ہے۔

اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ شروع ہی میں یا کسی مقام پر دونوں کی صلاحیت ایک جیسی ہوتی ہے، اس آیت کی نورانی تاویل سورۂ رحمان کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔

سورۂ احقاف (۴۶:۲۹) : جنّات میں حدودِ دین ہو سکتے ہیں، میں نے ذاتی طور پر سُنا ہے کہ جنّات کے وہاں "اللّٰہُ مولانا علی" اسمِ اعظم ہے، اسی پاک اسم کے ذکر سے میرے گھوڑے میں جسمِ لطیف آنے کا تجربہ ہوا تھا، لیکن وہ وقت چلّہ کے فوراً بعد تھا۔

اوسٹن ۔ یوم الخمیس ، ۲۳ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط ۱۹:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بحوالۂ کتابِ جماعت خانہ، ص ۹۴: وہ بڑا عجیب و غریب تاویلی خواب جو تاشغورغان میں دیکھا۔

ایک رات شاید مقررہ عبادت کے بعد یہ بہت بڑا حیران کُن خواب دیکھا کہ البتہ میری قربانی ہو چکی تھی، میرا ظاہری سر قریب کی ایک دیوار سے آویزان اور بدن شِمالاً جنوباً زمین پر پڑا تھا، اور سب سے بڑی حیرت کی بات تو یہ ہے کہ میں فضا کی ایک مخصوص بلندی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا، میں یعنی میرا شعور بے شمار ذرّات کے درمیان تھا جو چمکتے تھے، مگر یہ پتا نہیں چلتا تھا کہ میں کس ذرّے میں ہوں یا ہو سکتا ہے کہ یہ میری روح ہی کے بیشمار ذرّات تھے اور ان سب کی وحدت میری انا تھی، پس میں نے ایک طرف زمین پر اپنے قربان شدہ بدن اور سر کو دیکھا اور دوسری طرف فضا میں اپنی روح کے بیشمار ذرّات کو دیکھا۔

کیا حدیثِ شریف کے مطابق ہر روح بذاتِ خود ایک جمع شدہ لشکر ہے؟ یا تمام روحیں مل کر ایک جمع شدہ لشکر ہیں؟ جب ایک فردِ بشر کا ایک عالمِ شخصی ہو سکتا ہے اور اس میں ایک عظیم سلطنت بھی ہے، تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اس بہت بڑی بادشاہی کا بیشمار روحانی لشکر (یعنی بے حساب ذرّاتِ روح) ہوں اور ان کا مجموعی نام روح ہو، جس طرح کروڑوں خلیات کے مجموعے کا نام انسان ہے۔

اس نورانی خواب کی آئندہ تاویل عارفانہ موت اور روحانی قیامت تھی، جو دنیا بھر میں سب سے بے مثال اور سب سے عظیم واقعہ تھا، الحمدُ للّٰہِ ربِّ العٰلمین!

اوسٹن۔ یوم الخمیس، ۲۳ر فروری ۲۰۰۶ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۲۰

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

کتابِ حظیرۃ القدس، ص ۷۵، حظیرۃ القدس عالمِ شخصی کی بہشت، قسط ۴۶ :

حدیثِ شریف ہے : خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُورَتِہٖ = اللہ نے آدم کو اپنی (رحمانی) صورت پر پیدا کیا (بخاری، جلدِ سوم، باب ۶۸۵) اور یہ ارشادِ نبوی بھی ہے : فَکُلُّ مَن یَّدخُلُ الجَنَّۃَ عَلٰی صُورَۃِ اٰدَمَ = پس جو شخص بھی جنّت میں جائے آدم علیہ السّلام کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا۔ (مسند ابن حنبل، جزء ثالث، ص ۲۲۷، حدیث ۸۱۵ے، بیروت، ۱۹۹۸ء)

سوال : اللہ تعالیٰ نے کب اور کہاں آدمؑ کو اپنی رحمانی صورت پر پیدا کیا تھا؟

جواب : جب آدم حظیرۂ قدس = جنّت میں داخل ہوا۔

اب یہاں آدم کی دو صورتوں کا تصوّر ہوتا ہے، ایک وہ صورت جو حظیرۂ قدس سے باہر اور فنا فی اللہ سے پہلے تھی، اور ایک یہ صورت یعنی صورتِ رحمان، جو بعد میں عطا ہوئی۔

دوسرا اہم سوال یہ ہے کہ جو شخص بھی جنّت میں جائے گا وہ آدم کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا، لیکن پوچھنا یہ ہے کہ آدم کی بشری صورت؟ یا رحمانی

صورت؟ اگر بات رحمانی صورت کی ہے تو قرآنی شہادت ضروری ہے۔

قرآنی شہادت (۷ : ۱۱) میں اسطرح ہے: وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ۔

ترجمہ: ہم نے تم کو (نفسِ واحدہ = آدم کی وحدت میں) جسماً و رُوحاً و عقلاً پیدا کیا، پھر تم کو حظیرۂ قدس میں صورتِ رحمان پر پیدا کیا، پھر فرشتوں کو حکم کیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔

اور فرشتوں نے خدا کے حکم سے آدم کو دو مقام پر سجدہ کیا ہے: پہلا سجدہ منزلِ اسرافیلی کے آغاز میں، دوسرا سجدہ حظیرۂ قدس میں، دونوں مقام پر تم فرشتوں میں بھی تھے اور آدم میں بھی۔

ایک بہت بڑی قرآنی شہادت یہ بھی ہے: مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ۔

مفہوم: تم سب کو پیدا کرنا اور پھر بعد از موت نفسانی دوبارہ جِلا اُٹھانا نفسِ واحدہ (آدم) کی طرح ہے (۳۱ : ۲۸)۔

اوسٹن۔ یوم الجمعہ، ۲۴ ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۲۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بحوالۂ کتابِ کوکبِ دُرّی، بابِ سُوم، مولا علیؑ کا پاک نور لوحِ محفوظ ہے، مولا کے نورِ پاک میں مُقلّبُ القلوب کا ہمہ گیر معجزہ ہے، مولا کا نورِ پاک ساعت = قیامت ہے، مولا کا نور حظیرۂ قدس میں کتابِ لاریب فیہ ہے، مولا کی ذاتِ پاک اسماءِ حسنیٰ ہے (۷ : ۱۸۰) مولا کا نور نورِ کوہِ طُور ہے، مولا کا نور معجزۂ ناقور ہے، یعنی اسرافیلی معجزہ ہے، جو کُلّ کائنات پر محیط ہے، مولا کا پاک نور اسمِ اعظم ہے، مولا کا نور حجرِ مُکرّم ہے، جس سے علم کے بارہ چشمے یعنی بارہ حجّت پیدا ہوتے ہیں[1]، دورِ قیامت میں خود علی ہی علی ہے۔

اوسٹن۔ یوم الجمعہ، ۲۴ر فروری ۲۰۰۶ء

---

[1] "اَنَا اللَّوۡحُ الۡمَحۡفُوۡظُ۔ اَنَا مُقَلِّبُ الۡقُلُوۡبِ۔ اَنَا السَّاعَۃُ۔ اَنَا ذٰلِکَ الۡکِتَابُ لَارَیۡبَ فِیۡہِ۔ اَنَا الۡاَسۡمَاۗءُ الۡحُسۡنٰی الَّتِیۡ اَمَرَ اللّٰہُ اَنۡ یُدۡعٰی بِھَا۔ اَنَا صَاحِبُ الطُّوۡرِ۔ اَنَا النَّاقُوۡرُ۔ اَنَا الۡاِسۡمُ الۡاَعۡظَمُ وَھُوَ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ اَنَا الۡحَجَرُ الۡمُکَرَّمُ الَّذِیۡ تَفَجَّرَ مِنۡہُ اثۡنَتَا عَشۡرَۃَ عَیۡنًا۔"

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۲۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ لقمان (۳۱ : ۲۰) : آیۂ شریفہ اور ترجمۂ ظاہر میں عقل و دانش سے غور کرنا آپ تمام عزیزوں کا مقدس فریضہ ہے، اس کی نورانی تاویل کیلئے ہم سب حضرتِ مُؤَوِّل سے رجوع کریں گے۔

نورانی تاویل : کیا تم لوگ حظیرۂ قدس کی بہشت میں نہیں دیکھتے کہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوم نے آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں ۔ تمام نعمتیں تمہارے لئے مسخّر کر رکھی ہیں اور اپنی جملہ ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں ۔

یہ نورانی تاویل کا ایک عظیم خزانہ ہے، آپ شکر گزاری کے آنسوؤں کے ساتھ بار بار اس کو پڑھیں اور عاشقانہ سجدات کی عادت بنالیں، عاشقانہ سجدہ نورِ حق کے ساتھ مُعَانِقہ ہے، مبارک باد! مبارک باد!

اوسٹن ۔ یوم الجمعہ، ۲۴؍ فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۲۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ انبیاء (۲۱:۱۰۱) : اِنَّ الَّذِیۡنَ سَبَقَتۡ لَھُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰۤی ۙ اُولٰٓئِکَ عَنۡھَا مُبۡعَدُوۡنَ۔۔۔۔

نورانی تاویل : اِس مبارک ارشاد (۲۱: ۱۰۱-۱۰۶) میں انصارانِ قائم کیلئے بڑی بڑی بشارتیں ہیں، سورۂ انبیاء کی آخری بارہ (۱۲) آیات کو زیادہ غور سے پڑھیں، کیونکہ اس میں رحمتِ عالمؐ یعنی عوالمِ شخصی کیلئے رحمت (آنحضرتؐ) کا ذکرِ جمیل ہے، زبور (کتابِ عالمِ شخصی) کا ذکر ہے، اور خلافتِ ارضی کا تذکرہ ہے، وغیرہ۔

اوسٹن۔ یوم السَّبت، ۲۵ رفروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط: ۲۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خواتینِ قرآن = خواتینِ خانۂ حکمت = خواتینِ بہشت، یہ سب کی سب قانونِ یک حقیقت کے مطابق ایک جیسی ہیں، ان کے حُسن و جمال اور کمالِ لازوال کا آخری درجہ خدا کے دریائے نور میں مُستغرق ہو جانا ہے، آسیہ بنتِ مزاحم (زنِ فرعون) نورِ الٰہی سے واصل ہو چکی تھی (۶۶: ۱۱) اور مریم بنتِ عمران بھی خدا کے نور سے واصل ہو چکی تھی (۶۶: ۱۲)۔

نور کی مثال نار (آگ) ہے، آگ کے لئے ایندھن ضروری ہے، یعنی جب جب عاشقِ صادق آتشِ عشقِ مولا میں جلنے لگتا ہے، تب یہ شعلۂ آتشِ عشق، نور بن جاتا ہے، آپ خوب سے خوب عاشقانہ گریہ وزاری کر کے تجربہ کر سکتے ہیں، حضرتِ موسیٰؑ نے جو پہلے پہل کوہِ طور پر آگ دیکھی تھی، وہ شعلۂ نورِ عشق کا بلیغ اشارہ تھا، یہ نور تقریباً چالیس رات گریہ وزاری سے مکمل ہو سکتا تھا۔

اوسٹن۔ یوم السّبت، ۲۵ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۲۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ دُخان (۴۴ : ۵۴) اور سُورۂ طُور (۵۲ : ۲۰) اِن دونوں پُراز حکمت حوالوں میں یہ ذکرِ جمیل ہے کہ بہشت میں تزویج = شادی کرانے کا انتظام خداوند تعالیٰ بذاتِ پاکِ خود کرتا ہے، جسمیں وہ کریمِ کارساز دُولہا اور دُلہن دونوں کو آدم و حوّا کی طرح اپنی رحمانی صورت پر پیدا کرتا ہے، کہ آدم کی کم ازکم تجلّیات ایک ہزار اور زیادہ سے زیادہ تجلّیات ستّر ہزار تھیں اور حوّا کی بھی اتنی تجلّیات تھیں، وہ جب ایک دوسرے کو سنتے تو نور کی سماعت کرتے، ایک دوسرے میں نور کا مشاہدہ کرتے، اور وہ ایک دوسرے میں نور کو چھوتے تھے۔

حُورِ پُرنور کی بڑی بڑی آنکھیں اور شوہر کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کس طرح ممکن ہے؟ پس دونوں صورتِ رحمان پر ہیں، لہٰذا حُورٌعین کی کئی تاویلات ہیں: ۱۔ تجلّیات کا سرچشمہ، ۲۔ علم وحکمت کا سرچشمہ، ۳۔ محبت کا سرچشمہ، ۴۔ شرم وحیا کا سرچشمہ، ۵۔ اولاد کا سرچشمہ، ۶۔ گریہ وزاری کا سرچشمہ، ۷۔ حلیمی کا سرچشمہ، ۸۔ خدمت کا سرچشمہ، ۹۔ عبادت کا سرچشمہ، ۱۰۔ رحم اور نرم دلی کا سرچشمہ، ۱۱۔ حُسن وجمال کا سرچشمہ، وغیرہ وغیرہ۔

اوسٹن۔ یوم السّبت، ۲۵؍ فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۲۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۂ بقرہ (۱۴۶:۲) اورسورۂ انعام (۲۰:۶) میں ایک ہی سرِّ معرفت ہے کہ جن لوگوں کو آسمانی کتاب کی نورانی تاویل عطا کی گئی ہے، وہ حضرتِ قائم کو اپنے بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں، وہ حضرات انبیاء وائمہ علیہم السّلام اور عُرفاء ہیں، مَنۡ عَرَفَ نفسَهٗ فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّهٗ ۔ ایسا شخص عارف ہوتا ہے۔

جب نورِ قائم کی بدرجۂ کمال معرفت حاصل ہو جاتی ہے، تو نور کسی وقت فرماتا ہے کہ میں تمہارا باپ ہوں، پھر چاہے تو فرماتا ہے کہ میں تمہارا فرزندِ عقلی ہوں۔

جو نیک بخت مومنین و مومنات اسمِ اعظم کی نورانی عبادت میں کامیاب ہو جاتے ہیں، اُن کے وہاں ایک عقلی فرزند کے جنم کا امکان ہوتا ہے، بہشت میں مومنین و مومنات چاہیں گے کہ ان کے ہاں کوئی فرزندِ عقلی پیدا ہو!

اوسٹن ۔ یوم السّبت ، ۲۵ ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۲۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ دُخان (۴۴:۱-۴) : حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ﴿۳﴾ فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ﴿۴﴾

نورانی تاویل: قسم ہے (اسمِ اعظم) اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡم کی اور کتابِ مبین = قرآن = امام = حظیرۂ قدس کی، ہم نے نورِ قائم کو شبِ مبارک = شبِ قدر = حجّتِ اعظم میں نازل کیا ہے۔

اس کی مربوط نورانی تاویل سورۂ قدر (۹۷:۱-۵) کی پانچوں آیات میں ہے اور جہاں جہاں حٰمٓ کے مُقطّعات ہیں، وہاں اِسی بیان کے مقصد کے لئے اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡم کی قسم ہے۔

اوسٹن۔ یوم الاحد، ۲۶ ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۲۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ آلِ عمران (۳:۵۹) : اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ۔

ترجمۂ ظاہر: خدا کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے کہ خدا نے اسے مٹی سے پیدا کیا پھر حکم دیا کہ ہوجا اور وہ ہوگیا۔

نورانی تاویل: مٹی = دعوتِ حق کا ابتدائی مرتبہ = مستجیب ہے، جس شخص کو روحانی ترقی کے بعد آدم کا ٹائٹل عطا ہوا تھا، وہ شروع میں ایک مستجیب تھا، یعنی حدودِ دین کا سب سے نچلا درجہ، اُس کو اسمِ اعظم = ذکر عطا ہوا، اس نے بڑی سخت محنت کی، اس پر روحانی قیامت برپا ہوگئی، وہ حظیرۂ قدس میں داخل ہوگیا، اور وہاں اُسے ہوجا = کُن فرمایا گیا، پس وہ صورتِ رحمان پر پیدا ہوگیا، یہی حقیقت عیسیٰؑ کی بھی ہے۔

اوسٹن۔ یوم الاحد، ۲۶ فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۲۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ اَنعام (۶:۷۳): وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ۔

اس ارشاد میں دَورِ قیامت اور نورانی تاویل کا سرِّ اعظم پوشیدہ ہے، کیونکہ گمانِ غالب یہ ہے کہ عالمِ اکبر جو اِس وقت عالمِ خلق ہے۔ عالمِ کثیف، عنقریب ہی خداوند کے کُن فرمانے سے یہ عالمِ کثیف فوراً ہی عالمِ لطیف بن جانے والا ہے، جس کا ایک واضح اشارہ سورۂ ابراہیم (۱۴:۴۸) میں ہے، سُبحان اللہ! سُبحان اللہ! (۱۴:۱۹) میں بھی سوچنا ہے۔

اوسٹن۔ یوم الاحد، ۲۶؍ فروری ۲۰۰۶ء

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط: ۳۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خواتینِ قرآن، خواتینِ خانۂ حکمت اور خواتینِ بہشت پر تحقیقی مقالے لکھنے سے بہت علمی فائدہ ہوا ہے، بلکہ بہت سے انکشافات ہوئے ہیں، آپ میری تصانیف میں دیکھ سکتے ہیں کہ خواتین پر لکھنے کا کام سب سے آخر میں ہے اور یہ حضرتِ ربِّ کریم کی نورانی توفیق و تائید ہے، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ ! میں اِس مقدّس فریضے سے مطمئن ہوں، اِن شاء اللہ ہر بات حظیرۂ قدس کی معرفت کی روشنی میں ہوئی ہوگی، خانۂ حکمت نے جس طرح عالمِ انسانیت پر ایک لاجواب کتاب شائع کردیا ہے، اسی طرح خواتین کیلئے یہ قلمی خدمت بھی ازحد مفید ہو سکتی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ!

اوسٹن۔ یوم الاحد، ۲۶ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۳۱

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

سورۂ بقرہ (۳۵:۲) اور سورۂ اعراف (۷: ۱۹) کے حوالے سے آدم و حوّا کو حضرتِ رحمان نے اپنی صورت پر بہشت میں پیدا کر کے بہشت ہی میں رہنے کا حکم فرمایا، آدم و حوّا علیہما السّلام کی پاک و پُرحکمت بہشت اسمِ اعظم ہی میں تھی، جس کی تجلّی گاہ جبین ہے اور یہی حظیرۂ قدس بھی ہے۔

آپ تمام عزیزان قرآن میں خوب غور سے تحقیق کر کے یہ بتائیں کہ شجرۂ ممنوعہ بہشت میں تھا یا اس سے باہر تھا؟ حظیرۂ قدس میں ایسا درخت کہاں ہے؟ یقیناً ایسا درخت اسمِ اعظم اور جبین کی بہشت سے باہر کہیں ہو سکتا ہے، آپ تحقیق کریں، آپ کسی کی غلط تقلید پر نہ چلیں، میں بھی نورانی تاویل کے لئے تلاش کروں گا، آپ بھی ریسرچ کی عادت بنا لیں، آمین! الٰہی آمین!!

ہوسٹن ۔ یوم الاِثنین، ۲۷ رفروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۳۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ تکویر (۸۱: ۸-۹) : وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَۃُ سُئِلَتۡ بِاَیِّ ذَنۡبٍ قُتِلَتۡ۔

ترجمہ: اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں ماری گئی؟

الٰہی! الٰہی! ہمارے دلوں میں انسانی خیر خواہی اور ہمدردی ہو!

خواتینِ قرآن، خواتینِ خانۂ حکمت، اور خواتینِ بہشت میں جب اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡم کے معجزات اور تجلّیات ہیں تو اس میں بہت سی حکمتیں ہیں، مولائے مہربان کے فضل و کرم سے اس سلسلے میں کئی انکشافات ہوئے ہیں۔

ہوسٹن۔ یوم الاِثنین، ۲۷؍فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۳۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ بنتِ خویلدؓ زوجۂ رسولِ کریمؐ کا تذکرہ ضروری ہے کہ کتابِ مستطابِ سرائر میں آپ کے تین عظیم ٹائٹلز ہیں، آپ خاتمُ الارٰبعین تھیں، یعنی آدمؑ سے خاتمؐ تک جو چالیس حدودِ دین ہوئے تھے، انکی مہرِ تکمیل حضرتِ خدیجہؑ ہی تھیں، اور حجّۃ الوقت بھی، اور مظہرِ نفسِ کلّی بھی، حوالۂ سرائر: ص ۸۳، ۲۱۷۔

یہ عجیب و غریب معجزہ اب تک کسی کتاب میں نہیں آیا ہے کہ حضرتِ مریمؑ نے حضرتِ عیسیٰؑ کو تین طرح سے جنم دیا تھا، اسمِ اعظم سے بھی، شوہر سے بھی، کلمۂ کُن سے بھی، خواتینِ خانۂ حکمت بھی بہشت میں فرزندِ عقلی کو اسی طرح جنم دیں گی۔

یوسٹن۔ یوم الاثنین، ۲۷؍ فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۳۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ انعام (۶:۷۳) : وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَ يَوْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ۔

نورانی تاویل : اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو ہمیشہ کیلئے پیدا کیا اور جس دن وہ فرمائے گا کُن، تو وہ یقیناً (عالمِ خلق سے عالمِ امر) ہو جائے گا، اُس کا قول (کلمۂ کُن) حق ہے اور جس روز صُور پھونکا جائے گا اُس روز بادشاہی اسی کی ہوگی، وہ غیب اور شہادت = ظاہر و باطن کا عالم اور دانا ہے اور ہر چیز سے باخبر ہے، الحمدُ للہ ربّ العٰلمین!

سورۂ ابراہیم (۱۴:۴۸) کے ارشاد میں بھی یہی نورانی تاویل ہے۔

یوسٹن۔ یوم الثّلاثہ، ۲۸ر فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۳۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

زمانۂ یارقند میں میرے ایک سوال پر حضرتِ خداوندِ اسمِ اعظم اَلحیّ نے ارشاد فرمایا کہ وہ جسم ایک ہی ہے (جُثّۂ ابداعیہ) جو اس وقت شاہزادہ (علی) کے پاس ہے، سبحان اللہ! یہ کتنا عظیم، عالیشان، اور جامع الجوامع فرمان تھا! یقیناً یہی عرشِ عظیم، بھری ہوئی کشتی، جسمِ لطیف، تختِ بہشت وغیرہ ہے۔

نفوسِ پاکان جب حظیرۂ قدس میں مثلِ قائم = صورتِ رحمان ہو جاتے ہیں تو ان کی سعادت کا کیا کہنا! اور پاک مولا کا یہ فرمانا کہ مومن کی روح میری روح ہے، نیز یہ فرمانا کہ روح ایک ہی ہے، اگر جُثّۂ ابداعیہ ایک ہی ہے اور اسمیں روح بھی ایک ہی ہے اور وہ حضرتِ قائمؑ کی روح ہے، تو وہی روحِ اعظم = روحُ الارواح = روحِ کُلّ = نفسِ کُلّ ہے، اور بے شمار لوگ اس کی تجلّیات ہیں، پس نفوسِ پاکانِ خانۂ حکمت آئینہ ہائے تجلّیٔ قائم ہیں، مگر خوب گریہ وزاری سے ان آئینوں کو چمکانا بہت ضروری ہے، تاکہ ہر شخص اپنے آئینۂ دل میں اَلحیّ القیّوم کا پاک نورانی دیدار کرے اور پاک کلام کو سُنے، الٰہی آمین! الٰہی آمین!!

یوسٹن۔ یوم الثّلاثہ، ۲۸؍ فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۳۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ ھُود (۱۱: ۵۲) میں ارشاد ہے : وَیٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا وَّیَزِدۡکُمۡ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِیۡنَ۔

نورانی تاویل : آج صبح صوفے پر بیٹھے بیٹھے غُنودگی کے عالَم میں میرے فرشتوں میں سے ایک نے اس اِرشاد کی طرف توجّہ دلائی۔

اِس آیۂ شریفہ میں بڑی عجیب و غریب حکمت ہے، اوسٹن سے یُوسٹن آکر شام کو پیاری کلاس کے ساتھ گریہ وزاری کی کوشش کی گئی تھی، چنانچہ اِس پُرحکمت آیت میں حقیقی استغفار اور حقیقی توبہ کا ذکر ہے۔

آپ اِس علم الیقین کے ساتھ کہ خداوندِ قیامتؑ نے بار بار سخت سے سخت گریہ وزاری کا حکم دیا ہے، اِس پاک فرمان پر عمل کرنے میں بے شمار فائدے ہیں۔

اگر آپ دانا ہیں اور سچّے عاشق ہیں، تو خوب گریہ وزاری کریں، یہی استغفار بھی ہے اور توبہ بھی ہے، خداوندِ برحق اپنی رحمت اور قدرت سے آپ کے آنسوؤں کے آسمان کو اپنا الٰہی آسمان بنائے گا۔

یوسٹن ۔ یوم الثّلاثہ ، ۲۸ ؍ فروری ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۳۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ اعراف (۷:۱) : الٓمٓصٓ ۔

ا۔ل۔م۔ص۔قسم ہے قلم کی، لوحِ محفوظ کی، مرقوم کی، اور صورتِ رحمان کی، کہ یہ حظیرۂ قدس کی آیات ؍ معجزات ہیں۔ اس کے بعد جوابِ قسم ہے اور وہ نزولِ قرآن کی تصدیق ہے۔

خدا کی خدائی میں جتنے اسرارِ عظیم اور خاص معجزات ہیں، وہ سب کے سب حظیرۂ قدس میں گھیرے ہوئے ہیں، مگر اس عرفانی بہشت کی تمام نعمتوں کی سردار نعمت صورتِ رحمان ہے۔

آدم و حوّا دونوں کو صورتِ رحمان کی پاک تجلّی عطا ہوئی تھی، اگر نفوسِ خانۂ حکمت میں سے خوب گریہ و زاری کرنے والوں کو صورتِ رحمان عطا ہو جاتی ہے اور اُن میں سے جو گریۂ عشق سے گریز کرتے ہیں، اُن کو یہ تمام نعمتوں کی سردار نعمت نہیں ملتی ہے، تو پھر اُن کو افسوس سے رونا پڑے گا۔

خواتینِ قرآن ؍ خواتینِ خانۂ حکمت ؍ خواتینِ بہشت یقیناً زِینَۃَ اللّٰہ (۷:۳۲) ہیں۔

یوسٹن۔ یوم الاربعاء، یکم ؍ مارچ ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط: ۳۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خواتینِ قرآن = خواتینِ خانۂ حکمت = خواتینِ بہشت، صورتِ پاکِ رحمان = نورِ قیّوم کی مقدس تجلّیات ہیں اور اِس حدیثِ شریف کی زندہ تفسیر ہیں: اِنَّ اللّٰہَ جَمِیۡلٌ یُحِبُّ الۡجَمَالَ = حضرتِ رحمان صاحبِ جمال ہے، وہ جمال کو پسند فرماتا ہے، پس سورۂ اعراف (۷: ۳۲) کے مطابق یہی تجلّیات زِیۡنَۃَ اللّٰہِ ہیں، چنانچہ حظیرۂ قدس کی بہشت کا سب سے عظیم انعام صورتِ رحمان ہے، حضرتِ رحمان کی سب سے حسین صورت بے مثال بھی ہے اور لازوال بھی۔

خداوندِ تعالیٰ کے خاص اَسماء میں سے ایک اسم اَلۡمُصَوِّرُ ہے (۵۹: ۲۴) اُسکی صورت گری معجزاتی اور تجلّیاتی ہے، وہ ایک ہی انسان میں سب کی تجلّیات کو رکھتا ہے۔

یوسٹن۔ یوم الاربعاء، یکم رمارچ ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط : ۳۹

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

قال اللہ تعالیٰ: "یَابنَ اٰدمَ خلقتُکَ لِلاَبدِ، وَاَنَا حَیٌّ لَا اَمُوتُ، اَطِعنِیْ فِیمَا اَمَرتُکَ بِہٖ، وَانتَہِ عَمَّا نَہَیتُکَ عَنہُ، اَجعَلُکَ حَیًّا لَا تَمُوتُ اَبدًا۔ یَابنَ اٰدمَ اَنَا قَادِرٌ عَلٰی اَن اَقُولَ لِلشَّیءِ کُن فَیَکُونُ، اَطِعنِیْ فِیمَا اَمَرتُکَ بِہٖ، وَانتَہِ عَمَّا نَہَیتُکَ عَنہُ، اَجعَلُکَ قَادِرًا عَلٰی اَن تَقُولَ لِلشَّیءِ کُن فَیَکُونُ۔"

(رسائلِ اخوان الصّفا، جلدِ اوّل، الرّسالۃ التّاسعۃ، ص ۲۹۸)۔

حدیثِ قدسی ہے: اے ابنِ آدم! میں نے تجھ کو ہمیشہ کیلئے پیدا کیا ہے، اور میں خود زندۂ لافانی ہوں، میری اطاعت کر جس چیز کیلئے میں تجھے امر کرتا ہوں، اور رُک جا جس چیز سے میں تجھے روکتا ہوں، تاکہ میں تجھ کو ایسی حیات عطا کروں گا کہ تو کبھی نہیں مرے گا، اے ابنِ آدم! میں یہ قدرت رکھتا ہوں کہ کسی چیز کیلئے فرماؤں "ہو جا" تو وہ ہو جاتی ہے، میری اطاعت کر جس چیز کیلئے میں تجھے امر کرتا ہوں، اور رُک جا جس چیز سے میں تجھے روکتا ہوں، تاکہ میں تجھ کو یہ قدرت دوں کہ تو کسی چیز کے لئے کہے کُن (ہو جا) اور وہ ہو جائے گی۔

یوسٹن۔ یوم الخمیس، ۲؍ مارچ ۲۰۰۶ء

چہل کلیدِ نورانی تاویل

قسط: ۴۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بحوالۂ کتابِ ہزار حکمت، حکمت ۲۵۸:

حضرتِ علیؑ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اِنَّ فِی الۡجَنَّۃِ لَسُوۡقًا مَا فِیۡھَا شِرًی وَلَا بَیۡعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشۡتَھَی الرَّجُلُ صُوۡرَۃً دَخَلَ فِیۡھَا۔ ترجمہ: جنّت میں ایک بازار ہوگا، جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی، ہاں اسمیں عورتوں اور مردوں کی تصویریں ہوں گی، جو جسے پسند کرے گا اسی کی طرح ہو جائے گا۔ (جامعِ ترمذی، جلدِ دوم، جنّت کا بیان، حدیث ۲۳۶۳)۔

اس میں عظیم حیران کن حکمتیں ہیں۔

یوسٹن۔ یوم الخمیس، ۲؍ مارچ ۲۰۰۶ء

فهارس

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آیاتِ قرآنی

۳۵:۲ .... ۳۴
۱۴۶:۲ .... ۲۹
۲۵۵:۲ .... ۴،۲
۵۹:۳ .... ۳۱
۲۰:۶ .... ۲۹
۷۳:۶ .... ۳۷، ۳۲
۱۲۲:۶ .... ۳
۱:۷ .... ۴۰
۱۱:۷ .... ۲۳
۱۹:۷ .... ۳۴
۳۲:۷ .... ۴۱،۴۰
۱۸۰:۷ .... ۲۴
۵۲:۱۱ .... ۳۹
۱۰۷:۱۱ .... ۷
۱۹:۱۴ .... ۳۲
۴۸:۱۴ .... ۳۷، ۳۲
۸۱:۱۶ .... ۱۳
۶۹:۲۱ .... ۱۵،۱۲،۱۰
۷۸:۲۱ .... ۶
۱۰۱:۲۱ .... ۲۶
۱۰۶-۱۰۱:۲۱ .... ۲۶
۱۱۲-۱۰۱ :۲۱ .... ۲۶
۳۸:۲۸ .... ۱۱
۳۰:۳۰ .... ۱
۲۰:۳۱ .... ۲۵
۲۸:۳۱ .... ۲۳
۳۳:۳۳ .... ۱۷
۴۰:۳۳ .... ۱۸
۴۱:۳۶ .... ۲
۴-۱:۴۴ .... ۳۰
۵۴:۴۴ .... ۲۸
۲۹:۴۶ .... ۱۹
۴۷:۵۱ .... ۱۶
۵۶:۵۱ .... ۱۹
۲۰:۵۲ .... ۲۸
۵۵: ۰ .... ۹، ۱۹
۱۵-۱۴:۵۵ .... ۹، ۱۴
۲۷-۲۶:۵۵ .... ۲
۲۴-۲۲:۵۹ .... ۱۵
۲۴:۵۹ .... ۴۱
۸:۶۶ .... ۸
۱۱:۶۶ .... ۲۷
۱۲:۶۶ .... ۲۷
۹-۸:۸۱ .... ۳۵
۱۶:۸۵ .... ۷
۵-۱:۹۷ .... ۳۰

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

احادیثِ نبوی

۱۔ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ۔ .... ص ۲۰

۲۔ خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ .... ص ۲۲

۳۔ فَکُلُّ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ اٰدَمَ۔ .... ص ۲۲

۴۔ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ۔ .... ص ۴۱

۵۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ''یَابْنَ اٰدَمَ خَلَقْتُکَ لِلْاَبَدِ، وَاَنَا حَیٌّ لَا اَمُوْتُ، اَطِعْنِیْ فِیْمَا اَمَرْتُکَ بِہٖ، وَانْتَہِ عَمَّا نَہَیْتُکَ عَنْہُ، اَجْعَلْکَ حَیًّا لَا تَمُوْتُ اَبَدًا۔ یَابْنَ اٰدَمَ اَنَا قَادِرٌ عَلٰی اَنْ اَقُوْلَ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُوْنُ؛ اَطِعْنِیْ فِیْمَا اَمَرْتُکَ بِہٖ، وَانْتَہِ عَمَّا نَہَیْتُکَ عَنْہُ، اَجْعَلْکَ قَادِرًا عَلٰی اَنْ تَقُوْلَ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُوْنُ'' (حدیثِ قدسی) .... ص ۴۲

۶۔ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا مَا فِیْھَا شِرًی وَلَا بَیْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَہَی الرَّجُلُ صُوْرَۃً دَخَلَ فِیْھَا۔ .... ص ۴۳

ارشاداتِ ائمہ

امام علیؑ

۱۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہُ۔ .... ص ۲۹

امام جعفر الصّادقؑ

۱۔ جَعَلَ الْعَرْشَ اَرْبَاعًا۔ .... ص ۵

۲۔ حَمَلَۃُ الْعَرْشِ ثَمَانِیَۃٌ۔ .... ص ۵

امام سلطان محمدّ شاہؑ

۱۔ مومن کی روح میری روح ہے۔ .... ص ۳۸

۲۔ روح ایک ہی ہے۔ .... ص ۳۸

اشعار

جب برق سوار آیا تب باب کھلا از خود
میں مر کے ہوا زندہ جب شاہ شہان آیا

.... ص ۱۳

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

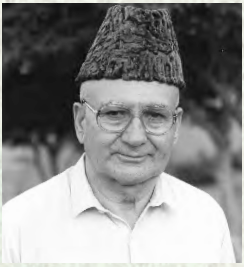

آپ اپنے زمانے کے اعجوبۂ روزگار ہستی تھے، آپ نے کسی تعلیمی ادارے سے حصولِ تعلیم کے بغیر روحانی ریاضت کی برکت سے قرآنی تأویل اور حکمت پر نظم و نثر میں ایک سو سے زیادہ کتابیں تحریر کیں، آپ چار زبانوں بروشسکی، اردو، فارسی اور تُرکی کے قادرالکلام شاعر ہیں، آپ اپنی مادری زبان بروشسکی کے اوّلین شاعر اور صاحبِ دیوان ہیں، آپ نے قرآنی حکمت کی روشنی میں "روحانی سائنس" کا انکشاف کیا ہے، جس کی بڑے پیمانے پر پذیرائی ہو رہی ہے، اس منفرد تحقیقی خدمت کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان نے آپ کو ستارۂ امتیاز کے اعزاز سے نوازا ہے، بروشسکی زبان کی ترقی اور قوم کی سماجی زندگی میں اصلاح کیلئے آپ کی کوششیں مُنفرد ہونے کے باعث آپ بابائے بروشسکی، حکیمُ القلم اور لسانُ القوم کے القاب سے مشہور ہیں۔ آپکی گرانمایہ تخلیقات کے چند نمونے یہ ہیں، میزانُ الحقائق، عملی تصوّف اور روحانی سائنس، رُوح کیا ہے؟، کتابُ العلاج، قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیّت، اور آپکے جمع کردہ مواد پر مشتمل اوّلین بروشسکی-اُردو لُغت جو آپ کی رہنمائی میں مرتّب ہو کر کراچی یونیورسٹی سے شائع ہوگئی ہے، اسکے علاوہ آپ بروشسکی-جرمن ڈکشنری اور ہونزہ پروَربز (HUNZA PROVERBS) کی تدوین میں بالتّرتیب ہائیڈل برگ یونیورسٹی کے پروفیسر برگر اور یونیورسٹی آف مانٹریال کے پروفیسر ٹیفو کے بھی ہمکار مصنّف (CO-AUTHOR) رہے ہیں۔

9 781903 440803

ISWLS